اوم

کشاس راج

پر

ویدک دھرم پرچار

اور

اس کیلئے

اپیل

منجانب

پنڈت لوکناتھ پریذیڈنٹ منتری کشاس پرچار کمیٹی

پنڈ دادنخان (پنجاب)

مطبع ... پریس لاہور میں باہتمام لالہ [illegible] چند بھلا پرنٹر چھپا۔

اس نایاب کتاب کی یہ فوٹو سٹیٹ جناب مولانا حکیم حبیب الرحمٰن شاہ سکندر دوالمیال کے خاندانی ذخیرہ کتب میں موجود نسخہ سے بنوائی گئی ـــ

بہاء الدین زکریا لائبریری (وقف) چکوال

مسلسل نمبر: ----------------

تاریخ: ----------------

اوم

التماس

اُمید ہے ان صفحات سے نہ صرف کٹاس راج کی اہمیت اور وہاں پر ویدک دھرم پرچار کی اشد ضرورت ہی آپ پر ظاہر ہو جائیگی ۔ بلکہ اگر آپنے دردمند دل کیساتھ ان کا مطالعہ فرمایا ۔ تو یقیناً آپ ان تکالیف و مصائب کو بھی محسوس کرینگے جن کا آئے سال اس ضروری مقام پر ویدک دھرم کا پرچار کرنیوالے آریہ پُرشوں کو سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ اس حالت میں آپ میں سے وہ کون آریہ پُرش ہوگا ۔ جو کٹاس راج کے متعلق اپنا کرتویہ نہ سمجھیگا ۔ تاہم میں التماس کرونگا ۔ کہ اگر آپ اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں ۔ تو اس کا جلد پالن کریں ۔ تاکہ آپکے ویدک دھرم پرچار کا راستہ صاف ہو جاوے ۔

آریہ سجنو! یاد رکھو آپکا ویدک دھرم پرچار کٹاس راج پر آئیندہ سالوں میں تب تک مستقل صورت اختیار نہ کر سکے گا جب تک کٹاس راج پر آپکے پرچار و رہائش کیلئے وہاں شاندار آریہ سماج مندر نہ ہوگا ۔

لوکناتھ آریہ اپدیشک پنڈ دادنخاں

اوم

کٹاس راج پر ویدک دھرم پرچار

کٹاس راج پنجاب کے ہندوؤں کا مکھیہ تیرتھ استھان ہے ۔ اس کی مہما یہ بیان کیجاتی ہے ۔ کہ یہاں مہاراج یدھشٹر نے یکش کے تمام سوالات کا جواب دیکر اپنے سوتیلے بھائی نکل کی مورچھا دُور کرنے کی پرارتھنا کی تھی ۔ جس آتمک جذبہ سے متاثر ہو کر یکش نے بھیم ارجن وغیرہ تمام بھائیوں کی مورچھا دُور کر دی تھی ۔ وہ آتمک بھاو یہ تھا کہ یدھشٹر نے اپنے جیون سے کُنتی کی خوشی کو اور نکل کے جیون سے مادری کی خوشی کو بحال رکھنا چاہا تھا ۔ یکش نے یدھشٹر مہاراج کے اس ویاپک سمدرشی پریم سے خوش ہو کر تمام بھائیوں کی مورچھا ہٹا کر یدھشٹر کو خوش کیا تھا ۔ اسی مہما کا بھاؤ سیکھنے کے لئے کٹاس راج پر ہر سال بساکھی سے ایک دو دن پہلے اور ایک دو دن بعد تک ایک بڑا بھاری میلہ لگا کرتا ہے ۔ جسمیں دیگر صوبہ جات کے لوگ بالعموم اور صوبہ پنجاب کے لوگ بالخصوص جمع ہوتے ہیں ۔ تاکہ بھراتری پریم کا جذبہ سیکھ سکیں ۔ مگر سوارتھی لوگوں نے خود غرضی سے اندھے ہو کر کٹاس راج کی مہما کو ملیامیٹ کر کے جذبۂ پریم کو منافرت میں تبدیل کر دیا ہے ۔ اور اس میلہ میں بجائے دھرم پرچار کے جو سنیاسی ۔ اُداسی ۔ جوگی ۔ بیراگی ۔ نرملے ۔ گلاب داسی اور ننگے وغیرہ سادھو اکٹھے ہوتے ہیں ۔ وہ لوگوں میں نشہ بازی کا عملی پرچار کرتے ہیں ۔

آجکل کے کل یُگی سادھو بہت بڑی تعداد میں وہاں جمع ہوتے ہیں۔ کوئی
بھنگ۔ کوئی گانجا کوئی چرس۔ کوئی شراب وغیرہ پیکر اپنی ہٹھ تائی کا
ثبوت دیتے ہوئے اپنے چیلی چیلوں کو خوب رجھاتے اور کرامت دِکھلی
سے اپنے بھگتوں کی جیبیں خالی کراتے ہیں۔ بیساکھی کے دِن یکے بعد
دیگرے اُن علیحدہ علیحدہ اکھاڑوں کے مہنتوں کی شاہیاں (گدائیاں)
نِکلتی ہیں۔ سب سے پہلے ناگے سادھوؤں کی شاہی نِکلتی ہے۔ وہ
ننگ تَوم مادر زاد برہنا وبھبوت رمائے لِٹا کھولے باجوں گاجوں کے
ساتھ مٹک مٹک کر چلتے ہیں۔ اندھ وشواسی استری پُرش اُن کے
درشن کرتے اور اُن کے ننگ پر پھول برسا کر زور زور سے امر کنڈ
ابچشمہ کٹاس راج کی جے کے نعرے لگاتے ہیں۔ اور بیہودہ طریقے
ناچ کود کر آریہ ہندوؤں کی شائستگی پر دھول پھینکتے ہیں۔ غرضیکہ
ہر ایک پرکار کے عیبوں سے کٹاس راج کی پوترتا کو مٹی میں ملاتے
ہیں۔ پورانک ہندوؤں کی ان کم عقلیوں سے فائدہ اُٹھانے کے لئے
عیسائی مشنریوں نے میلہ کٹاس پر اپنا پرچار کرنا شروع کیا اور لگاتار کئی
سال تک عیسائی پادری اور مسیس کٹاس راج میں اپنا پرچار کرتے اور
ٹریکٹ تقسیم کرتے رہے۔ مگر پورانک سناتنیوں نے اس کی پرواہ تک
نہ کی۔ چونکہ آخر وہ صاحب لوگ ہی تو تھے۔ پورانک کیا اور ان کا مقابلہ
کیا۔ مگر آریہ سماج جس نے سنسار کے اُدھار کا بیڑا اُٹھایا ہوا ہے۔
کب برداشت کر سکتا تھا کہ عیسائی لوگ آریہ ہندوؤں کو ڈگر سے نکال
کر کوئیں میں ڈالیں۔ ان واقعات سے پربھاوت ہو کر آریہ ہندوؤں
کو عیسائی بھیڑوں میں ملجانے سے بچانے کی خاطر کٹاس راج پر

اپنا پرچار شروع کر دیا۔ عیسائیوں سے مباحثے بھی ہوتے۔ بالآخر عیسائیوں
نے آریہ سماج کے مقابلہ کی تاب نہ لاکر کٹاس راج پر اپنا پرچار کرنا بند
کر دیا اور آریہ سماج کا پرچار بدستور جاری رہا۔ پورانک سناتنیوں نے
جب دیکھا کہ آریہ سماجیوں نے میدان صاف کر دیا تو انہوں نے
اپنی عادت سے مجبور ہو کر جس ٹہنی پر بیٹھے تھے۔ اُسی کو کاٹنے پر
تیار ہو گئے۔ یعنی آریہ سماج کو کچلنا شروع کر دیا۔ جہاں ہر سال آریہ
سماج کے پرچار کا پنڈال بنا کرتا تھا۔ وہاں آریہ سماج کے پہنچنے سے
قبل ہی اپنا پنڈال کھڑا کرنا شروع کر دیا۔ مگر آریہ سماجیوں نے اس
چھوٹی بات پر ذرہ بھی دھیان نہ دیتے ہوئے دوسری جگہ پر پنڈال
بنا کر اپنا پرچار کرنا شروع رکھا۔ مگر پچھلے دو تین سالوں سے پورانک
لوگوں نے کچھ ایسی سازش کر رکھی ہے کہ جسطرح ہو سکے آریہ سماجیوں
کو کٹاس راج میں گھسنے تک نہ دیا جاوے۔ لیکن آریہ سماج تو ہیرا کی
کنی ہے۔ اسے مسل دینا سہل کام نہیں ہے۔ جس جس نے اِسے
نگلا اسے ہضم کرنے کی بجائے اپنی آنتیں چھید والیں۔ خیر
قصہ کوتاہ پورانکوں نے سمت ۱۹۸۱ کے میلہ بساکھی پر آریہ سماج کی
مخالفت میں اِتنا اُودھم مچایا۔ کہ پرچار ارتھ جاتی ہوئی آریہ بھجن
منڈلی کو جو کہ پورانکوں کے پنڈال سے دو صد قدم کے فاصلہ پر تھی
پورانک لوگ اور مہابیر دل کے لاٹھیوں سے مسلح شور بیر گھیر ڈال
کر روک کھڑے ہوئے اور اس بات کیلئے مصر ہوئے کہ تم واپس جاؤ
ہم پرچار کرنے نہیں دیں گے۔ آریہ پُرشوں نے نمرتا پورک سمجھایا۔ کہ
آپ کا یہ مطالبہ بالکل ناجائز ہے۔ اور کہ ہم ہمیشہ سے ہر سال اسی

پیکار یہاں پرچار کرتے رہے ہیں۔ اور ہماری بھجن منڈلیاں ہر سال انہیں
راستوں سے یہاں پرچار کرتی ہوئی گذرتی ہیں۔ لیکن مہابیر دل کے بہادروں
نے جنکا مقصد ہی آریہ سماج کے کاموں میں وِگھن ڈالنا اور آریہ سماجیوں
کو تکالیف دینا ہے وہ کب باز آنے تھے۔ آریہ بھائیوں کا سمجھانا
پنجابی ضرب المثل "اندھے اگے ناچنا ڈورے اگے راگ" کے مصداق
بیفائدہ ثابت ہوا۔ اور الٹا وہ دم بدم زیادہ جوش دکھلاتے ہوئے
آمادہ بر فساد نظر آنے لگے۔ وہ آریہ بھائیوں کی سنجیدہ باتوں کو سُننے اور
سمجھتے بھی کیسے جبکہ اُن کے پیچھے کھڑے ہوئے پروفیسر گلشن رائے
صاحب اُن کے سٹیم کو تیز کر رہے تھے۔ کہیں دُور کھڑے ہوئے مہنت
پنڈیداس صاحب بالی سب انسپکٹر پولیس بھی ان واقعات کو اپنی آنکھوں
سے دیکھ اور کانوں سے سُن رہے تھے۔ اُنہوں نے جب ان بہادروں
کو اس طرح فساد پر آمادہ دیکھا تو آکر ہر دو جانب سے معاملہ کی بات
سُن سمجھ کر نہائت سنجیدگی مگر جرأت کے ساتھ مہابیر دل کے بیروں
اور دیگر پورانکوں کو بھجن منڈلی کے آگے سے ہٹ جانیکو کہا۔
آپ کا ایک دفعہ پُرزور طریق پر اُنہیں کہنا تھا۔ کہ مجمع بہادراں
نظر آنے لگا۔ اور بس تشریف لے گئے۔ اور آریہ بھجن کیرتن کرتے
ہوئے آگے بڑھے۔ مہنت پنڈیداس جی کی اس حق پسندی اور فرض
شناسی کیلئے سب آریہ سجن معترف ہوئے اور میں بھی اُنکا مشکور ہوں
اُسی دن سے پورانک سناتن دھرمیوں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ آئندہ
کے لئے کسی آریہ سماجی کو پرچار تو درکنار یہاں ٹھہرنے نہ دیا جائے
چنانچہ پورانک بھائی سارا سال اسی کوشش میں لگے رہے کبھی لفظاً

میں لکھا۔ اور کبھی اپنی پرتی ندھی سبھا کی طرف سے حکام بالا کے پاس
درخواستیں بھجوائیں ✣

ویدک دھرم پرچار بند کرانیکی کوشش

سمت ۱۹۸۲ کی بساکھی سے چندروز پہلے ایک ڈیپوٹیشن سب ڈویژنل
آفیسر جناب ملک الہ بخش خانصاحب ٹوانہ کی خدمت میں گیا۔ کہ آریہ سماجیوں
کے پرچار کو کٹاس پر روکا جاوے۔ کیونکہ آریہ سماجی لوگ شرارت کرتے ہیں
سُنا گیا ہے۔ کہ ملک صاحب موصوف نے کمال دُور اندیشی و تدبر کو کام میں
لاتے ہوئے جواب دیا۔ کہ ہم کسی کو مذہبی پرچار سے نہیں روک سکتے۔ شرارت
کرنے والے کیلئے پولیس موجود ہے۔ جب اس طرح سے قانونی طور پر
آریہ سماج کے پرچار کو روکنے میں ناکامیابی ہوئی۔ تو کٹاس راج میں وہاں
کے مہنتوں نے ایک میٹنگ کر کے قرار دیا۔ کہ وہاں کسی آریہ سماجی کو رہائش و
پرچار وغیرہ کے لئے جگہ نہ دی جائے۔ چنانچہ اس کے متعلق مجھے مورخہ
۲۰ مارچ ۱۹۲۵ء کو ایک چٹھی موصول ہوئی۔ جس میں حسب ذیل الفاظ تحریر تھے۔

"شریمان پوجیہ ورشری پنڈت جی مہاراج نمستے

نویدن ہے۔ کہ بھگت جی کٹاس سے واپس آگئے ہیں جگہ نہیں ملی
سناتن دھرم سبھا کی طرف سے مل کر سب مہنتوں نے بیٹھک کی ہے کہ اس
دفعہ آریہ سماج کو بالکل جگہ نہ دی جائے۔ اور اگر آریہ سماجی پرچار کیلئے آویں
تو ان سے متھرا کا بدلہ لیا جاوے" ✣

اس خبر سے حیران ہو کر میں نے ڈلوال ایک آدمی روانہ کیا۔ کیونکہ
ڈلوال کے لوگوں کے وہاں دکٹاس میں) کئی مکان ہیں۔ ہو سکے تو ان

مکانات میں سے کوئی مکان حاصل کیا جاوے۔ مگر اس میں بھی ناکامی ہوئی
کیونکہ کوئی مکان نہ مل سکا۔ آخرکار مورخہ ۷ اپریل کو پنڈت منسا رام جی بان پرستھ
کو ڈلوال میں دیوان گوکل چند جی کے پاس بھیجا کہ وہ اپنے نام سے کرایہ پر
کوئی مکان لے لیں۔ تاکہ رہنے کیلئے جگہ ہو جاوے۔ تو پرچار گھوم پھر کر کر
لیا جاویگا۔ دیوان جی موصوف نے ۹ اپریل کو وہاں سے اپنے نام پر دو
کوٹھڑیاں لے دیں۔

آریوں کی رہائش کے راستہ میں رخنہ اندازی:-

لیکن دیوان صاحب کے ڈلوال سے واپس چلے جانے پر سب سے
زیادہ سلفہ پینے والے پنڈت کو پتہ لگا۔ کہ آریہ سماجیوں کے لئے دو کوٹھڑیاں
حاصل کی گئی ہیں۔ تو پنڈت جی نے جاکر اس ساہوکار کو جس نے دیوان
جی کو دو کوٹھڑیاں دی تھیں بہت ڈرایا دھمکایا۔ اور ہر دو کوٹھڑیوں
میں اپنے تالے جڑ دیئے۔ اور بان پرستھی پنڈت جی کو باہر کر دیا۔
مجھے ۹ اپریل رات کو ڈلوال پہنچ کر پتہ لگا۔ کہ دو کوٹھڑیاں
لی گئی ہیں۔ میں خوشی خوشی ۱۰ اپریل کو جب کٹاس راج پہنچا۔ تو پنڈت منسا رام
جی بان پرستھی مجھے باہر بھٹکتے ہوئے ملے اور انہوں نے سارا ماجرا سنایا
ادھر ادھر اور بھی آریہ بھٹک رہے تھے۔ آریہ ہونے کے جرم میں کسی کو
جگہ نہ ملتی تھی۔ بعد کٹاس پر روٹی اور دیگر اشیاء خوردنی کے متعلق
سخت مشکل درپیش تھی۔ کیونکہ اپنے پاس جگہ تو تھی نہیں جہاں آٹا
دال لاکر روٹی پکا لی جاتی۔ تھوڑی دیر بعد بان پرستی جی نے آکر خبر دی
ایک بھیرہ نواسی پنڈت جی نے لنگر لگا رکھا ہے۔ اور کہ انہوں نے ہمارے
حالات سے واقف ہو کر پورانکوں کے ہمیں جگہ نہ دینے کے فعل کو

نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اور تمام آریہ سماجی بھائیوں کو
اپنے ہاں بھوجن کرنیکا نمنترن دیا ہے۔ بان پرستی جی وہاں سے کچھ روٹیاں
اور دال لائے جسے ہم نے نعمت سمجھ کر ہاتھوں پر رکھ کر کھایا۔ کھاتے
ہوئے دل میں یہ خیال ہو رہا تھا۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ ہمیں اس جگہ سے
اٹھنے پر مجبور کیا جاوے۔ کیونکہ یہ وہی جگہ تھی۔ جہاں سال گذشتہ
آریہ سماج کے لئے پنڈال کھڑا کیا گیا تھا۔ اور اب سناتن دھرمیوں نے
آٹھ روز پہلے ہی ایک چھولداری لگا کر اس جگہ پر اپنا قبضہ کر رکھا تھا
میرے پہنچتے ہی پنڈتوں میں یہ خبر تیزی سے پھیل گئی۔ کہ آریہ پہنچ
گئے ہیں۔ اس خبر سے باخبر ہوتے ہی انہوں نے پرچار کے لئے جگہ نہ
دیئے جانے کے کام میں سرگرمی دکھلانی شروع کر دی۔

آریوں کے لئے داخلہ بند ہے

جب ہمارے آدمی بھوجن پاکر جگہ کی تلاش میں نکلے۔ تو سب جگہ
سے یہی اتر ملا کہ

आर्याणां प्रवेशो निषेधः

یعنی آریوں کے لئے داخلہ بند ہے۔ پورانکوں نے اس معاملہ کو
یہاں تک طول دیا۔ کہ کئی اچھے اچھے لوگوں کو رہائش کی جگہ دینے
سے انکار کر دیا۔ اور یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ ایک بی۔ اے۔ ایل۔ ایل
بی پلیڈر صاحب تھے جو کہ ایک ڈیرے پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ
اترے ہوئے تھے۔ یہ معلوم ہو جانے پر کہ یہ آریہ سماجی ہیں مجبوراً انہیں
کو ڈیرے سے باہر ہونا پڑا۔ ان معززین کا جرم محض آریہ سماجی ہونا تھا
غرضیکہ کٹاس کے اکثر پنڈتوں کے پاس پھر کر ہمیں معلوم ہو گیا۔ کہ یہاں
جگہ نہیں ملتی۔ مگر ہم سب نے یہ نتیجہ کر لیا تھا۔ کہ چاہے ہمیں رات

ڈلوال۔ تنزال یا چوہا سیدن شاہ جہاں کبھی گذارنی پڑے۔ لیکن سارا دن کٹاس راج میں گھوم پھر کر پرچار کیا کریں گے اس وچار کے بعد پریتما نے ہماری پرکھشا لی۔ آندھی اور بارش شروع ہو گئی ہم مجبور تھے کہیں بیٹھنے اور سر چھپانے کو جگہ نہ تھی۔ آخر لاچار ہو کر لنگر سے روٹیاں لیں۔

رات گذارنے کے لئے ایک موضع میں

اور تنزال کی طرف روانہ ہوئے جو کٹاس راج سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں پہنچتے پہنچتے راستہ میں کپڑے بھیگ گئے دل میں یہ خیال بھی چکر لگا رہا تھا کہ کہیں تنزال کی دھرمسالہ میں بھی ہماری رہائش کی ممانعت نہ کر دی گئی ہو۔ اس اثناء میں ہمیں ایک مسلمانوں کا گروہ ملا جو میلہ چوہا سیدن شاہ سے واپس آ کر تنزال جا رہا تھا۔ اُن میں سے ایک نمبردار تھا جس نے سال ماسبق میں سناتنیوں کو ہمارا راستہ روکتے اور اودھم مچاتے دیکھا تھا۔ اور جنتوں کی امسال کی کارروائیوں سے بھی واقف تھا۔ اس نے کمال ہمدردی سے ہمارا حال پوچھا میں نے تمام حالات سنائے تو اُس نے ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور جنتوں کی ناگفتہ بہ اور بداخلاقانہ کارروائیوں کی ایک لمبی داستان سنائی (جو بوقت ضرورت بصورت ٹریکٹ ہدیہ ناظرین کیجا سکیگی) اتنے میں ہم تنزال پہنچ گئے۔ نمبردار نے کہا کہ اگر دھرم سالہ میں یا کسی ہندو کے ہاں تمہیں رہائش کی جگہ نہ ملے تو براہ مہربانی میرا گھر پوچھ کر چلے آئیں۔ وہاں آپ سب کی رہائش کا انتظام کر دیں گے ہمیں خود میلہ کے دن گھر کے باہر رہنا پڑا تو رہیں گے۔ لیکن آپ لوگوں کو تکلیف نہ ہونے دیں گے ❊

جی آیاں نوں

نمبردار نے ہماری اور بھی حوصلہ افزائی کی جس پر میرے پریم کے آنسو بہ نکلے۔ نمبردار صاحب اپنا نام و پتہ بتلا کر گھر کو روانہ ہوئے۔ اور ہم دھرمسالہ میں پہنچے۔ دھرم سالہ کے محافظ بھائی صاحب نے "جی آیاں نوں" کہہ کر نہایت پریم سے ہمارا سواگت کیا۔ اور روٹی وغیرہ کو پوچھا۔ روٹیاں چونکہ ہم ساتھ لائے تھے بھائی جی نے پانی وغیرہ دیا۔ ہم نے سندھیا آدی سے نورت ہو کر بھوجن کیا۔ اور رات وہاں گذاری۔ دل میں آنند کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ کہ رشی دیانند کے تپوبل اور ان کے شبھ کے ست وچن کو نہ سننے کے لئے پاکھنڈی لوگ کہاں تک چال بازی سے کام لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ رہائش کی جگہ تک دینے سے انکار کر دیا ہے۔ رشی کا گن واد گاتے گاتے سب کو نیند آ گئی۔ یہ بھی معلوم نہ رہا۔ کہ کٹاس میں سوئے ہیں یا تنزال میں ❊

پھر کٹاس میں

پراتہ کال ضروریات سے فارغ ہو کر پھر ہم کٹاس پہنچے۔ ابھی تک وہی کرہ ہوائی موجود تھا پھر اُسی تھڑا پر بیٹھ گئے۔ جہاں سال گذشتہ میں پرچار کیا تھا۔ اس اثنا میں چکوال کے چند آریہ بھائی پرچار کے لئے دریاں وغیرہ ہمراہ لئے وہاں آ گئے۔ مجھے معلوم ہوا۔ کہ ڈلوال سے دیوان صاحب بھی پہنچ گئے ہیں۔ جن کے بلانے کیلئے میں نے آدمی بھیجا تھا۔ اور معلوم ہوا کہ وہ ہماری رہائش کیلئے ہنومان گڑھی میں انتظام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ مندر (ہنومان گڑھی) اُن کی اپنی ملکیت ہے۔ اور انہیں نے یہاں ایک بیراگی سادھو بٹھا رکھا ہے۔ بس یہ سنتے ہی کہ دیوان صاحب

ہنومان گڑھی میں آئے ہوئے ہیں۔ وہاں پہنچ گیا بیراگی سادھو نہایت گھبراہٹ سے کہہ رہا تھا کہ میں جگہ نہیں دے سکتا۔ مجھے سادھو مار ڈالیں گے بہت سمجھانے بجھانے پر آخر اس نے بعوض ۱۲ روپیہ چھوٹی چھوٹی دو کوٹھڑیاں دینا منظور کیا کہ جن میں چار چار آدمی بمشکل سما سکتے تھے۔ ہم نے انہیں ہی غنیمت سمجھ کر چکوال کے مہاشیوں کو آدمی بھیجا کہ آپ دریاں لے آویں۔ میرے ہنومان گڑھی کی طرف جانے کے بعد سیوا سمتی ہنومان دل اور ان کے پردھان ٹھاکر لالہ شورام چکوال نواسی نے وہاں پہنچ کر کھڑا اپر بیٹھے ہوئے سب آریہ بھائیوں کو جبراً اٹھا دیا۔ کہ یہ تمہاری جگہ نہیں ہے۔ آریہ بھائیوں نے وہاں سے دریاں اٹھائیں اور ہنومان گڑھی میں آکر رکھ دیں۔ اور تالا لگا دیا۔ اب یہ فکر دامنگیر ہوا کہ پرچار کس طرح کیا جاوے

سیوا سمتی کا سیوا بھاؤ

جوں ہی ہم اس خیال میں مگن بازار کی طرف آئے۔ کہ پرچار کریں سیوا سمتی اور ہنومان دل نے ہنومان گڑھی میں پہنچ کر سادھو کو دھمکایا۔ اور شائد اس خیال سے کہ آریہ لوگ عورتوں سے جھگڑا نہیں کریں گے چند عورتوں کو ہماری دوسری کوٹھڑی میں بٹھا دیا۔ انہیں اس غلطی کا کہ ہم نے دوسری کوٹھڑی میں تالا نہیں لگایا تھا پھل مل گیا۔ خیر ہم نے گھوم گھوم کر پرچار کے لئے جگہ تلاش کرنی شروع کی۔ مہاشہ اچرج لال جی کھیوڑہ نواسی کو اتنے گوردوں کی طرف سے ایک سوامی معتبرین کی پربیا سے پرچار کیلئے جگہ ملی۔ وہاں ہم نے دریاں بچھا کر پرچار شروع کر دیا۔ یہ خبر تو پہلے ہی گشت کر رہی تھی کہ جونہی آریہ سماجی کام شروع کرنے لگے ان کی مرمت کی جاوے گی۔ ہم نے مناسب خیال کیا کہ ایک تو ہم اپنے اخلاق اور تہذیب کا ثبوت دینا چاہتے۔ دوم اتفاق کی طرف قدم بڑھانا چاہتے۔

سیکرٹری کٹاس سدہار کمیٹی کو سہائتا کیلئے درخواست

چنانچہ اس خیال سے متحمل ہو کر مہاشہ شورام جی چکوال نواسی جو کہ کٹاس راج پر سیوا سمتی اور رہنما بیر دلوں کے انچارج ہونے کے علاوہ کٹاس سدہار کمیٹی کے جنرل سیکرٹری ہیں کی خدمت میں ایک درخواست بھیجی جس کا مختصر مضمون یہ تھا "ہمیں برائے مہربانی دس والنٹیر عنائت فرما دیں جو کہ ہمارے پرچار کے کام میں سہائتا کریں"۔

مہاشہ شورام جی سے اس چٹھی کی باقاعدہ رسید لے لی گئی۔ آپ نے فرمایا کہ چند منٹ تک جواب بھیجا جائیگا۔ مگر رات کے گیارہ بجے تک نہ تو آپ کی جانب سے چٹھی کا ہی جواب آیا اور نہ ہی برائے امداد والنٹیر پہنچے۔ چنانچہ رات کے گیارہ بجے پھر ایک چٹھی لکھی گئی جس کی رسید دیتے ہوئے آپ نے اس پر ساڑھے گیارہ بجے کا وقت بھی تحریر کیا۔ اور ہماری چٹھی لیجانے والے کو کہا کہ علی الصبح ضرور آپ کی چٹھی کا جواب دیا جاویگا۔

چٹھی کا جواب مسلح والنٹیروں کی شکل میں

چٹھی کا جواب یہ دیا گیا کہ صبح جب ہم ستان آدی سے فارغ ہو کر یگیہ کیلئے سمدھا چننے کیلئے پرچار کی جگہ پہنچے۔ تو آپ کی سیوا سمتی اور رہنما بیر دل کے لوگوں نے جو لاٹھیوں سے مسلح تھے قبضہ کیا ہوا تھا۔ اور نہایت زور زور سے چھینے اور ڈھولک بجا کر بیہودہ گیت گا اور اچھل کود رہے تھے ہم نے انسے بکمال اشتیاق نرمی و دست بستہ التجا کی کہ آپ برائے مہربانی ہماری دریاں چھوڑ کر جگہ خالی کریں تاکہ ہم ہون یگیہ اور پرچار کا کام شروع کر سکیں۔

سیوا سمتی اور رہنما بیر دل کا گستاخانہ رویہ

مگر نہایت گستاخانہ لہجہ میں جواب دیا گیا کہ کوئی طاقت نہیں یہاں سے ہٹا نہیں سکتی ہم شہید ہو جائینگے یہ ہمارا تیرتھ ہے ہم یہاں کسی غیر مذہب والے کو

بہاء الدین زکریا لائبریری (وقف) چکوال
مسلسل نمبر: ....
تاریخ: ....

"گھسنے نہ دینگے"۔ جب انہیں سے کئی لوگوں نے ہمارے آدمیوں کیساتھ دھکے بازی
شروع کی۔ تو مہتہ ہنسراج جی بان پرستھی نے لالہ شورام کو کہا۔ کہ آپ انکے افسر ہیں
آپ انکو یہاں سے ہٹالیں۔ لیکن آپ نے نہایت گھمنڈ سے جواب دیا۔ کہ

امداد کے لئے آریوں کو بلواؤ

تار دیکر لاہور سے آریوں کو بلوالو۔ غرضیکہ جب یہ لوگ کسی طرح بھی فساد سے رکتے نظر
نہ آئے۔ تو میں نے دوبارہ کہا کہ مناسب تو یہی تھا۔ کہ آپ یہاں سے چلے جاتے اور ہمیں
پرچار کرنے دیتے۔ تاکہ ہمیں پولیس کے پاس شکایت نہ کرنی پڑتی۔ مگر میری یہ آخری
عرض بھی بہرے کانوں پر پڑی اور انہوں نے بدستور ادھم مچاتے ہوئے ہمارا ہون
کنڈ اٹھا کر ایک طرف پھینکدیا۔ ان حالات سے مجبوراً ہمیں پولیس کو اطلاع دینی
پڑی جس پر پولیس والوں نے اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے ایک ہیڈ کانسٹیبل
کو روانہ کیا۔

پولیس آنے پر شہادت کے پروانے بھاگ گئے

جس کے آتے ہی سیوا سمتی اور مہابیر دل کے بہادر جنکی تعداد ڈیڑھ صد کے لگ
بھگ تھے۔ بمعہ اپنے امدادی لوگوں کے دم دبا کر بھاگ گئے۔ اور ہمارا پیچھا چھوڑا
ہیڈ کانسٹیبل ادھر انکے چلے جانے پر جونہی ہم نے ہون یگیہ آرمبھ کیا تو سیوا سمتی والوں
کی ایک دوسری ٹولی ہمارے استھان کے نزدیک کھڑی ہو گئی۔ ودلوں نے
چھینے کسنے شروع کردیئے۔ مگر ہم نے یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی شانتی سے
کاروائی شروع رکھی۔ انہوں نے ہمیں تنگ کرنیکا یہ طریقہ اختیار کیا کہ دس دس
منٹ کے بعد سیوا سمتیوں مہابیر دل کی نئی ٹولیوں کو شور مچانے کیلئے بھیج دیتے
تھے۔ بالآخر ۱۲ اپریل دن کے تین بجے کے قریب انہوں نے ہمیں ہر چہار طرف
سے گھیرا ڈالکر شور مچانا شروع کردیا۔ تاکہ ہماری آواز کو کوئی نہ سن سکے تنگ آکر ہم
پولیس میں آدمی بھیجا گیا۔ جس پر مہتہ پنڈیداس جی بالی اور بخشی رامیشور پرشاد جی

سب انسپکٹر صاحبان پولیس معہ انسپکٹر صاحب پولیس مہر و برہام خانصاحب کمال ہمدردی
سے ہمارے پنڈال میں تشریف لائے اور ہماری دکھ کہانی سنکر ہمارے پاس ایک
پولیس مین تعینات کر دیا۔ تاکہ ہمیں پھر کوئی تنگ نہ کرے۔ شام کو ہم بدستور سابق
کٹاس راج کے بازاروں میں بھجن کیرتن کرنے نکلے۔ اسمیں بھی پولیس نے ہماری
ہر طرح سے امداد کی۔ اور ہمارا جلوس نہایت شانتی سے اپنی جگہ پر پہنچا

کٹاس راج میں رشی دیانند کی جے کے نعرے

بیساکھی کے روز بھی علی الصبح سب آریہ بھائیوں نے ملکر کٹاس راج کے
بازاروں اور گلیوں میں بھجن کیرتن کرتے ہوئے ویدک دھرم اور رشی دیانند کی
جے کے نعرے گونجائے۔ دن بھر بھی پنڈال میں ویدک دھرم کا پرچار ہوتا رہا۔
پورانک لوگوں کے ان اتیاچاروں سے متاثر ہو کر کٹاس راج میں آمدہ سب
آریہ بھائیوں نے محسوس کیا۔ کہ آریہ سماج کی طرف سے یہاں پر ایک باقاعدہ
کٹاس پرچار کمیٹی کی ضرورت ہے چنانچہ وہاں پر موجودہ تقریباً چالیس مہاشیوں
نے کم از کم ایک روپیہ سالانہ چندہ مقرر کرکے کٹاس پرچار کمیٹی کی بنیاد ڈالدی اور
اسی وقت انتخاب کر کے سال رواں کیلئے حسب ذیل عہدہ داران منتخب کر لئے۔

کٹاس پرچار کمیٹی کی قائمی اور انتخاب

پردھان دیوان گوکل چند جی ڈلوال۔ اپ پردھان مہاشہ بھگت رام جی جالی کریالہ
منتری پنڈت لوکناتھ آریہ اپدیشک پنڈ دادنخاں۔ اپ منتری حکیم جیونی لال جی
پنڈ دادنخاں۔ خزانچی مہاشہ سیتارام جی کھیوڑہ۔ انکے علاوہ پانچ اور مہاشیوں کو
لاکر انترنگ سبھا بنائی گئی۔ اس کمیٹی کا ادیش کٹاس راج میں ویدک دھرمی
لوگوں کے ادھیکاروں کی رکھشا کرنا اور ویدک دھرم کے پرچار کے لئے ہر
ایک جائز و مناسب ذرائع کو کام میں لانا ہے۔

اس سال کٹاس راج پرچار کے سلسلہ میں ان تکالیف و مصائب میں بعض
ان مہاتماؤں نے بھی اپنے اصلی سوروپ میں درشن دے دیئے ہیں جو ایک
عرصہ سے قلبی طور پر آریہ سماج کے کٹر مخالف ہوتے ہوئے بھی بظاہر صاف دل
آریہ سماجیوں کو دام فریب میں لائے رکھنے کے اُدیش سے آریہ سماجی بھائیوں
کے آگے ہمیشہ اپنے آپ کو آریہ خیالات کا ظاہر کیا کرتے تھے اور بڑے پریم
سے ہنستے کھیلتے ملا کرتے تھے ۔

یہ مختصر سی دردبھری داستان بیان کرنے کے بعد میں آریہ سماجی بھائیوں کے
آگے پرارتھنا کرتا ہوں ۔ کہ انہیں ابھی ویدک دھرم پرچار کے لئے بہت کچھ
کرنا باقی ہے ۔ غفلت کو چھوڑ کر اپنے کرتویہ کو سمجھیں اور کٹاس راج جو
پنجاب کا کیول ایک ماتر ہندو تیرتھ ہے ۔ وہاں پر ویدک دھرم پرچار کیلئے
سہولتیں بہم پہنچانے میں ہر طرح سے مدد کریں ۔

میرا وچار ہے کہ کٹاس راج کے آریہ سماج مندر پر دس ہزار روپیہ خرچ
کرکے آریہ سماج کی مہما کا ثبوت دیا جاوے ۔ اور یہ انتظام کیا جاوے ۔ کہ ایک
ودوان سادھو بارہوں ماس وہاں مستقل رہائش رکھے جو نہ صرف مکان کا محافظ
ہی ہو بلکہ گرد و نواح میں ویدک دھرم کا پرچار بھی کرے ۔ اسلئے دانی پرشوں کا فرض
ہے کہ یتھا شکتی دان دیکر کٹاس پرچار کمیٹی کی سہایتا کریں ۔ یہ بھی ظاہر کر دینا
مناسب ہے کہ کٹاس راج پر ساڑھے تین کنال زمین ایک دانی نے دان دی ہے
جو باقاعدہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے نام رجسٹرڈ ہو چکی ہے ۔ اب صرف دھن کی
آوشیکتا ہے جو آریہ جنتا نے پوری کرنی ہے ۔ روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور
کے نام روانہ کیا جاوے یا میرے نام پنڈ دادنخان بھیجا جاوے ۔ فقط

ویدک دھرم کا سیوک لوک ناتھ آریہ اپدیشک پنڈ دادن خان